جائے گا۔ اور ان قوانین کو دوبارہ متنازعہ بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت اور اسمبلی کو چاہیئے کہ اس راہ میں رکاوٹ بننے والے تمام قواعد وضوابط معطل کرکے نفاذِ شریعت کے متعلق بلوں، قراردادوں اور تجاویز کو اوّلین اہمیت دے۔ اجلاس نے سینٹ میں نفاذِ شریعت بل قبول کر لینے پر سینٹ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ اس بل کو فوراً قانونی مراحل سے نکال کر ایوان میں لایا جائے اور طے پایا کہ قومی اسمبلی میں بھی شریعت بل محاذ میں شامل تمام افراد کی جانب سے متفقہ طور سے پیش کیا جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں ہم تمام مکاتبِ فکر مکمل طور پر متفق ہیں۔ اور کوئی بھی لادینی نظام یا غیر شرعی بات جب اسمبلی میں آئے گی تو ہم سب کیلئے ناقابلِ برداشت ہوگی اور ہم پوری قوت سے اس کا متفقہ مقابلہ کریں گے اجلاس میں طے پایا کہ نفاذِ شریعت کیلئے پارلیمنٹ سے باہر بھی متفقہ کوششیں کرنی چاہئیں اسی طرح شریعت محاذ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں مشترکہ طور پر کام کرے گی۔ اس امر پر تشویش ظاہر کی گئی کہ اردو زبان اور قومی لباس کی ترویج کا کام پیچھے ہٹتا جارہا ہے۔ اسی طرح قومی اسمبلی میں دوبارہ انگریزی کی حوصلہ افزائی کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے علاوہ جن ارکان نے شرکت کی ان میں سے سرکردہ ارکان یہ ہیں۔ علامہ مصطفی الازہری مولانا معین الدین لکھوی، مولانا وصی مظہر ندوی، مولانا قاضی عبداللطیف، پیر محمد اشرف، مولانا گوہر رحمان، جناب حمزہ، محمد اسلم گھیلا۔ شاہ بلیغ الدین، مولانا عبدالحق بلوچ، لیاقت بلوچ، میر نواز خان مروت، مظفر ہاشمی، مولانا سمیع الحق، جناب گل شیر، خیال شاہ اورک زئی، حاجی محمد عمر، مولانا عنایت الرحمان، اسعد گیلانی، صاحبزادہ فتح اللہ، عثمان رمز، فضل رازق وغیرہ اجلاس میں طے پایا کہ مولانا عبدالحق بطور کنوینر محاذ کو چلاتے رہیں۔ اور محاذ کا آئندہ اجلاس ۹ ستمبر کو اسمبلی کے کمیٹی روم میں طلب کریں۔

چوہدری ظفر اللہ قادیانی آنجہانی کا بھی آخر کار اجل موعود آپہنچا۔ اسے المیہ کہئے یا دینی بے حسی یا ضرورت سے زیادہ جذبۂ رواداری کا مظاہرہ کہ صدر مملکت، وزیر اعظم، کابینہ، وکلاء، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں، وفاقی محتسب اور سیاسی لیڈروں نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر چوہدری صاحب کی وفات پر تعزیتی پیغامات بھیجے اور نشر کرائے، پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور چوہدری صاحب کے "کردار" کو خراجِ تحسین پیش کیا اور بعض ذمہ دار حضرات نے تو اس میں بڑی جرأت

اور بے باکی سے شرعی حدود کا تجاوز بھی کیا کہ ایک کافر اور مرتد کی روح کی ٹھنڈک کی دعائیں بھی کیں جس کا حق حضرت ابراہیم جیسے جلیل القدر نبی کو بھی خدا نے نہیں دیا کہ وہ اپنے کافر والد کی مغفرت کی دعا کر سکیں حقیقت تب سامنے آئے گی جب فرشتے نامۂ اعمال بارگاہ ربوبیت میں پیش کر دیں گے۔

چوہدری ظفر اللہ خان بہت کچھ ہوں گے مگر سب سے بڑھ کر یہ کہ نہ صرف مرزائی بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پکے مبلغ اور وفادار ساتھی تھے۔ انہوں نے اپنی تمام صلاحیتوں اور کوششوں کو اس "قادیانیت" کے پھیلانے میں خرچ کیا جس کو صدر پاکستان اپنے حالیہ ایک پیغام میں پورے عالم اسلام کیلئے سرطان قرار دے چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خلفاء و رفقاء مرزا بشیر الدین اور چوہدری ظفر اللہ وغیرہ مذہبی، سیاسی، ملکی اور قومی کردار جو کچھ بھی تھا انگریزوں کی ایماء پر تھا۔ یہ لوگ انگریزی سرکار کے مہرے اور گماشتے بنے رہے قادیانیت کا وجود ہی برطانوی سرکار کا مرہون منت ہے انگریزوں نے اس جماعت کو اپنے استعماری مقاصد کیلئے جنم دیا، پروان چڑھایا،

ہمیں حیرت ہے کہ وفات کے بعد چوہدری ظفر اللہ کو محب وطن قوم پرست اور ملت کا خیر خواہ باور کرانے کی کوشش کی گئی حالانکہ مرزائیوں نے مسلمانوں کی کسی بھی ابتلاء میں شرکت نہیں کی ان کیلئے "دینی" کا وجود "دائرہ اسلام" سے خارج رہا۔ ملک کے اندر اور باہر ہمیشہ انگریزی حکومت کے آلۂ کار ثابت ہوئے جنگ عظیم میں عربوں اور ترکوں میں جاکر برطانوی استعمار کی جاسوسی کرتے رہے، مرزائیت کی پوری تاریخ پڑھ ڈالئے ہمیشہ ان کا وظیفۂ نبوت اور وظیفۂ خلافت انگریزوں کی خدمت گذاری رہا اور اس کا سب سے بڑا اور اہم مہرہ یہی ظفر اللہ خان تھے ــــ تعزیتی پیغامات میں چوہدری ظفر اللہ کو مسئلہ کشمیر اور ۱۹۶۵ء کی جنگ کا ہیرو بنانے کی کوشش کی گئی حالانکہ مسئلہ کشمیر میں چوہدری صاحب کا کردار ملک کیلئے کم اور قادیانیت کیلئے زیادہ تھا۔

اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ چوہدری ظفر اللہ اور تمام مرزائی امت انگریزی استعمار کی داشتہ رہی مرزائی امت نے اپنے نبی کی آڑ میں اور چوہدری ظفر اللہ نے پاکستان کی نمائندگی کی آڑ میں انگریزوں کے مقاصد اور پشتیبانی کا فرض ادا کیا، تقسیم پنجاب میں چوہدری ظفر اللہ کا ملک دشمن کردار کے بے رحم ہاتھوں سے چھپ نہیں سکا۔ اور پاک بھارت جنگوں میں اس طائفہ کی غدارانہ چالوں سے تو بڑے بڑے فوجی ماہرین بھی پردہ اٹھا رہے ہیں۔

بہر حال اب چوہدری صاحب وہاں ہیں جہاں سب کو جانا ہے۔ مگر دینی و ملی تشخص سے سر تو میں دوست اور دشمن کی تمیز ہر حال میں ضروری سمجھتی ہیں مگر یہاں تو یار لوگوں نے اظہار تعزیت

باقی صـ ۶۳